اعلیٰ حضرت مجدِدِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِ ینَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سِنِ طباعت: 12 جُمادَی الْاُخرٰی 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتَبۃُ الْمَدِینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تو کُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں:** توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔(فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص٣٧٩) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کردینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تذکرۂ امام احمد رضا علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی

(از: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

شَفاعت کی بِشارت

رَحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شفیعِ اُمَم، رَسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: ''جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔'' (القولُ البدیع، ص ۱۱۷، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

وِلادت باسعادت

میرے آقا اعلیٰحضرت ، اِمامِ اَھلسنّت ، ولیٔ نِعمت ، عظیمُ البَرکت، عَظِیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت ، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سُنّت، ماحِیٔ بِدعت، عَالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ولادت باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جَسولی میں ۱۰ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو ہوئی۔ سِنِ پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا تاریخی نام اَلْمُختار (۱۲۷۲ھ) ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱ ص ۵۸، مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) آپ کا نامِ مبارَک محمد ہے، اورآپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

بچپن کی ایک حکایت

حضرتِ جناب سَیِّد ایوب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گھر پر ایک مولوی صاحب قراٰنِ مجید پڑھانے آیا کرتے تھے۔ ایک روز کا ذِکر ہے کہ مولوی صاحب کسی آیتِ کریمہ میں بار بار ایک لفظ آپ کو بتاتے تھے۔ مگر آپ کی زبان مبارک سے نہیں نکلتا تھا۔ وہ ''زَبَر'' بتاتے تھے آپ ''زیر'' پڑھتے تھے یہ کیفیت آپ

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دادا جان حضرت مولانا رضا علی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دیکھی حضور کو اپنے پاس بلایا اور کلام پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتب نے غلطی سے زَیر کی جگہ زَبَر لکھ دیا تھا، یعنی جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا۔ آپ کے دادا نے پوچھا کہ بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اُسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے۔ عرض کی میں ارادہ کرتا تھا مگر زبان پر قابو نہ پاتا تھا۔ اِس قسم کے واقعات مولوی صاحب کو بار ہا پیش آئے تو ایک مرتبہ تنہائی میں مولوی صاحب نے پوچھا، صاحبزادے! سچ سچ بتادو میں کسی سے کہوں گا نہیں، تم انسان ہو یا جن؟ آپ نے فرمایا کہ **اللہ** کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں، ہاں **اللہ** کا فضل و کرم شامل حال ہے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۶۸، مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی) بچپن ہی سے نہایت نیک طبیعت واقع ہوئے تھے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّى اللّٰهُ تَعالٰى عَلٰى محمَّد

پہلا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے صرف تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُروَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ المُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنان سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اُسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں **پہلا فتویٰ** تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پا کر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتاء آپ کے سپرد کردی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۲۷۹، مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّى اللّٰهُ تَعالٰى عَلٰى محمَّد

اعلیٰ حضرت کی رِیاضی دانی

اللہ تعالٰی نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو بے اندازہ عُلُومِ جَلِیلہ سے نوازا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کم و بیش پچاس عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ توقیت، (عِلمِ ۔تَو۔قِی۔ت) میں اِس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بِالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ علمِ رِیاضی میں آپ یگانۂ رُوزگار تھے۔ چُنانچِہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضِیاءالدین جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں ریاضی کا